سوال

وسری شادی کرنا (33)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یک شادی شدہ خاتون ہوں، میرے ہاں اس شوہر سے ایک بیٹا بھی ہے۔ میرا شوہر ایک اور شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ ایک عورت کے لیے عفت کا باعث بنے گا، حالانکہ وہ عورت معروف عمر سے گزر چکی ہے اور اس نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے۔ کیا میرے شوہر کا یہ عزر قابل قبوا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ا اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے قطعاً پابند نہیں ہے کہ وہ اس کا عذر بھی بیان کرے۔ یہ معاملہ بنیادی طور پر مباح ہے اور فقہائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ دوسری شادی کے لیے کسی اجازت، کسی براءت یا عذر پیش کرنے کا محتاج اور پابند نہیں ہے۔ کتب فقہ میں یہ تفصیل موجود ہے۔ آپ

ا غور کریں جو آدمی دوسری شادی کرنا چاہ رہا ہے وہ کسی مرد سے شادی کر رہا ہے یا عورت سے؟ یقیناً وہ کسی عورت ہی سے شادی کرے گا اور اس کی رضامندی سے کرے گا۔ اس عورت کے بھی تو کچھ حقوق ہیں، اور ان میں اس کا باعصمت اور عفیف بھی ایک حق ہے۔ اور وہ جو عورت ایک بار شادی کر چکی

احادیث سے ثابت ہے کہ عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مردوں کی کم ہو رہی ہے جیسے کہ صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ن میں سے یہ بات بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گی، جہالت عام ہو جائے گا، عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس پچاس عورتوں کے لیے ایک نگران اور ذمہ دار ہو گا۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، حدیث: 4933 ... 2205:)

بخاری میں ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہیں، حرم میں الحاد کا مرتکب، اسلام میں جاہلیت کا عمل رائج کرنے والا اور ناحق خون کا مطالبہ کرنے والا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب من طلب دم امرء بغیر حق، حدیث: 6688 ... 27/8، حدیث: 15680)

ر اس قسم کی بات آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں بھی فرمائی تھی:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِن اَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوعٌ

بردار! جاہلیت کی تمام رسمیں میرے ان دو قدموں تلے روندی جا رہی ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 1218 ... 67/2، حدیث: 1850)

مقصد یہ ہے کہ ایک ہی بیوی پر کفایت کی مہم چلانا اور اس کا چرچا کرنا، اور اس کے بالمقابل دوسری، تیسری شادی کو مکروہ اور ناپسندیدہ جاننا یقیناً جاہلیت کا کام ہے اور اس سے ظاہری و باطنی فحاشی و بدکاری کے دروازے کھلتے ہیں جیسا کہ نئی تہذیب کے آثار ثابت کر رہے ہیں۔ پہلی بیوی کی رضامندی حا

شوہر اپنی دوسری شادی کرنے کے لیے کسی قسم کا عذر پیش کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ اور آپ، بحیثیت بیوی کے، اگر اپنے شوہر کے اس مطالبے کو رد بھی کر دیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن جو شوہر اپنی بیوی سے اجازت لے کر شادی کرنے کا خواہاں ہے وہ کبھی شادی نہیں کر سکے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 522

محدث فتویٰ